آسان عروض اور شاعری کی بنیادی باتیں

سبق۔۱۶

سرور عالم راز سرورؔ

تمہید:

عروض پر مضامین کے اس سلسلہ میں اب تک اُن بحروں پر گفتگو کی گئی ہے جو اُردو شاعری میں اپنی سالم اور مزاحف دونوں شکلوں میں استعمال ہوتی ہیں۔ بحروں کے اس مخصوص گروہ میں اب صرف چار ایسی بحریں مزید رہ گئی ہیں یعنی بحر بسیط، بحر مدید، بحر طویل اور بحر مشاکل۔ یہ بحریں فارسی اور عربی میں مقبول رہی ہیں لیکن اُردو میں اس قدر کم استعمال کی گئی ہیں کہ ان کی مثالیں اتفاقاً نظر آ جائیں تو اور بات ہے لیکن اُردو غزلوں کے زخیم سرمایہ میں انھیں کوشش سے بھی ڈھونڈ نکالنا جوئے شیر لانے سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ خوش قسمتی سے یہ صبر آزما اور ہمت شکن کام کچھ علمائے عروض پہلے ہی کر گئے ہیں چنانچہ مذکورہ بحروں کے بیان میں اب علم عروض کی بیشتر کتابوں میں انھیں کی تلاش کی ہوئی مثالیں دی جاتی ہیں۔ زیر نظر قسط۔۱۶ میں راقم الحروف بھی ان کتابوں سے کسب فیض کرتے ہوئے، ان کے مولفین کے دلی شکریہ کے ساتھ، مذکورہ چار بحروں کے اشعار کی مثالیں استعمال کرے گا۔ چراغ سے چراغ جلانا شاید اسی کو کہتے ہیں!

چونکہ بحر بسیط، بحر مدید، بحر طویل اور بحر مشاکل میں کہی گئی غزلیں اُردو میں: آٹے میں نمک کے برابر ہیں: اس لئے چاروں بحور کا بیان ایک ہی قسط میں شامل کیا جا رہا ہے۔ بصورت دیگر ہر مضمون نہایت مختصر ہو کر رہ جائے گا۔ ہر چند کہ ان بحروں کی مزاحف شکلیں بھی شاذ و نادر ہی نظر آتی ہیں، جملہ زحافات اور تفاعیل درج کر دی گئی ہیں۔ کیا عجب کہ کوئی صاحب ہمت و دِل ان میں کہنے کی کوشش کر ہی لے۔ اُردو میں اِن بحروں کے اس قدر کم استعمال کئے جانے کی وجہ معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ قیاس اغلب یہ ہے کہ چونکہ اُردو شاعری میں روانی اور موسیقیت پر

بہت زور دیا گیا ہے اور یہ بحریں اپنی فطرت میں رواں دواں اور موسیقیت سے زیادہ بہرہ مند نہیں ہیں اس لئے شاعروں نے ان کی جانب توجہ نہیں دی ہے۔ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ان بحروں میں شعر کہنا اور وزن برقرار رکھنا نسبتاً زیادہ توجہ اور محنت کا طالب ہے اور اُردو کا عام شاعر اس کا متحمل نہیں ہے۔واللہ اعلم۔

بحر بسیط

بسیط۔۱: تفعیل

بحر بسیط مثمن الاصل ہے۔اس کی تفعیل حسب ذیل ہے:

مُستَفعِلُن ؛ فاعِلُن ؛ مُستَفعِلُن ؛ فاعِلُن

بسیط۔۲: زحافات

اس بحر میں درج ذیل تیرہ زحافات ہیں:

(۱) مُستَفعِلُن (۲) مُفاعِلُن (۳) مُفتَعِلُن (٤) مَفعولُن (٥) فَعَلاتُن

(٦) مُستَفعِلان (۷) فَعولُن (۸) مُفاعلان (۹) فَعِلُن (۱۰) فَعِلاتان

(۱۱) فاعِلُن (۱۲) فَعِلُن (۱۳) فَعلُن

بسیط۔۳: بحر بسیط کی تفاعیل

نیچے اِس بحر کی متعدد تفاعیل دی جا رہی ہیں۔ہمارے یہاں اِن میں سے صرف چند تفاعیل میں ہی طبع آزمائی کی گئی ہے،یعنی بیشتر تفاعیل میں غزلیں نہیں کہی گئی ہیں۔یہاں جملہ تفاعیل اتمام حجت اور تکمیل بیان کے طور پر دی جا رہی ہیں تا کہ قاری کے سامنے بحر کے متعدد امکانات آ جائیں۔

جن تفاعیل کی مثالیں مل سکی ہیں وہ تقطیع کے تحت پیش کردی گئی ہیں۔

(۱) مُستَفعِلُن؛ فاعِلُن؛ مُستَفعِلُن؛ فاعِلُن

(۲) مُفتَعِلُن؛ فاعِلُن؛ مُفتَعِلُن

(۳) مُستَفعِلُن؛ فاعِلُن؛ مُستَفعِلُن

(۴) مُفاعِلُن؛ فَعِلُن؛ مُفاعِلُن؛ فَعِلُن

(۵) مُفاعِلُن؛ فَعلُن

(۶) مُفتَعِلُن؛ فاعِلُن؛ مُفتَعِلُن؛ فاعِلُن

(۷) مُفتَعِلُن؛ فاعِلُن؛ مُفتَعِلُن؛ فاعلان

(۸) مُفتَعِلُن؛ فاعلان؛ مُفتَعِلُن؛ فاعِلُن

(۹) مُفتَعِلُن؛ فاعلان؛ مُفتَعِلُن؛ فاعلان

(۱۰) مُستَفعِلُن؛ فاعِلُن؛ فَعولُن

حاشیہ: تفاعیل نمبر۔۶، ۷، ۸ اور ۹ میں سے کسی دو تفاعیل کا اجتماع ایک ہی شعر کے دو مصرعوں میں جائز ہے۔ مثال کے طور پر شعر کے پہلے مصرع میں تفعیل۔۶ اور دوسرے میں تفعیل۔۸ اِستعمال ہو سکتی ہے۔ علیٰ ہٰذا القیاس۔

بسیط۔۴: بحر بسیط کے اشعار کی تقطیع

ناحق بلا میں پڑا کیوں دِل تجھے کیا ہوا

ناحق بَلا؛ مے پَڑا؛ کُو دِل تُجے؛ کا ہُوَا

مُستَفعِلُن فاعِلُن مُستَفعِلُن فاعِلُن

کاکل   کی   ہے   یار میں کیا تجھ کو سودا ہوا

کاکل کِ ہے؛ یا رَمے؛ کاتُج کُ سَ و؛ دَا ہُ وَا

مُستَفعِلُن   فاعِلُن   مُستَفعِلُن   فاعِلُن

(صفیؔ امروہوی)

گھبرا گیا گھر سے دِل اُلفت ہوئی دشت سے

گَب رَاگَ یا؛ گَرسِ دِل؛ اُل فَت ہُ ئی؛ دَش تَ سے

مُستَفعِلُن   فاعِلُن   مُستَفعِلُن   فاعِلُن

بہلائیں دِل اَے جنوں جنگل کے اب گشت سے

بہ لاءِ دِل؛ اَے جُ نُو؛ جگ گل کِ اَب؛ گَش تَ سے

مُستَفعِلُن فاعِلُن   مُستَفعِلُن   فاعِلُن

(لااعلم)

دیکھ   کے   تجھ   کو پری   ایک   ذری

دے کَ کے تُج؛ کوپَ ری؛ اے کَ ذَ رِی

مُفتَعِلُن   فاعِلُن   مُفتَعِلُن

ہو   گئی   مجھ   کو   وہیں   بے   خبری

ہوگَ ءِ مُج؛ کو وَ ہی؛ بے خ بَ ری

مُفتَعِلُن   فاعِلُن   مُفتَعِلُن

مہرِ جہاں تاب آیا رَاس پر

مہ رے جَ ہا ؛ تا بَ اا ؛ یا رَاس پَ ر

مُستَفعِلُن فاعِلُن مُستَفعِلُن

پیڑوں کے سایے میں کو کیں قمریاں

پے ڑو کِ سا ؛ یے مِ کُو ؛ کی قُم رِیا

مُستَفعِلُن فاعِلُن مُستَفعِلُن

(عبدالعزیز خالدؔ)

\-------------

دکھا دے شکل ذرا صنم برائے خدا

دِ کا دِ شَک ؛ لَ ذَ رَا؛ صَ نَم بَ رَا؛ ءِ خُ دَا

مُفاعِلُن فَعِلُن مُفاعِلُن فَعِلُن

یہ ہے سوال مرا گلہ رہے نہ ذرا

یِ ہے سَ وَا؛ لَ مِ رَا؛ گِ لہ رَ ہے؛ نَ ذَ رَا

مُفاعِلُن فَعِلُن مُفاعِلُن فَعِلُن

(لاعلم)

\---------------

جو سوکھے دل کی نمی

جُ سُو کِ دِل؛ کِ نَ می

مُفاعِلُن فَعِلُن

ہو دھڑکنوں میں کمی

ہُ دَڑ کَ نو ؛ مِ کَ می

مُفا عِ لُن فَ عِ لُن

بنے یہ قطرۂ خوں

بَ نے یِ قَط ؛ رَ ءِ خُو

مُفا عِ لُن فَ عِ لُن

تپِ دُروں سے شرر

تَ پے دُ رُو ؛ سِ شَ رَر

مُفا عِ لُن فَ عِ لُن

اور انجماد سے ہو

اُ رِن جِ ما ؛ دَ سِ ہو

مُفا عِ لُن فَ عِ لُن

حریفِ رنگِ قمر

حَ رِی فِ رَ ؛ گِ قَ مَر

مُفا عِ لُن فَ عِ لُن

(عبدالعزیز خالدؔ)

آنسو بہاؤں جلوں جلاؤں

اا سُو بَ ہا ؛ ؤُ جَ لو ؛ جَ لا ؤَ

مُستَفعِ لُن فا عِ لُن فَ عو لُن

کڑھ کڑھ کے غارت کروں گھلاؤں

کُڑ کُڑ کِ غَا ؛ رَت کَ رُو؛ گُ لا وُ
مُستَفعِلُن فا عِلُن فَع و لُن

بے سود و بے کار خواہشوں سے

بے سُو دُ بے ؛ کا رَ خا ؛ ہِ شوسے
مُستَفعِلُن فا عِلُن فَع و لُن

اِس با وَرے درد مند دِل کو

اِس با وَ رے؛ دَر دَ مَن؛ دَ دل کو
مُستَفعِلُن فا عِلُن فَع و لُن

بحر مَدید

مدید۔۱ :تفعیل

بحرمدید بھی اُردو میں مثمن الاصل ہے۔اس کی تفعیل درجِ ذیل ہے:

فا ع لاتُن ؛ فا عِلُن ؛ فا ع لاتُن ؛ فا عِلُن

مدید۔۲:زحافات

اِس بحر کے آٹھ (۸) زِحافات بتائے جاتے ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱)فا ع لاتُن(۲)فَعِلاتُن (۳)فا ع لا تُ (۴)فَعِلا تُ(۵)فا عِلُن

(۶)فا ع لان (۷) فَعِلُن(۸)فَع لُن

مدید۔۳:بحرمدید کی تفاعیل

بحرمدید کی تفاعیل نیچے لکھی جارہی ہیں۔زیرنظر مضمون کی چاروں بحروں میں بحرمدید سب

سے زیادہ استعمال کی گئی ہے حالانکہ یہ استعمال پھر بھی دیگر مقبول بحروں کے مقابلہ میں نہایت کم ہے۔ درج ذیل تفاعیل میں سے بھی معدودے چند ہی اُردو شعرا کو اپنی جانب متوجہ کر سکی ہیں۔ باقی تفاعیل غزل کہے جانے کی منتظر ہیں۔ یہاں بیشتر تفاعیل مضمون کی تکمیل کے لئے لکھی جا رہی ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی باہمت شاعر ان میں فکر کی کوشش کرے۔

(۱) فاعلاتُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعلاتُن ؛ فاعِلُن

(۲) فاعلاتُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعلاتُن ؛ فاعلان

(۳) فاعلاتُن ؛ فاعلان ؛ فاعلاتُن ؛ فاعِلُن

(۴) فاعلاتُن ؛ فاعلان ؛ فاعلاتُن ؛ فاعلان

حاشیہ: تفاعیل نمبر۔۱، ۲، ۳ اور ۴ کا اجتماع ایک ہی شعر میں جائز ہے۔ مثال کے طور پر شعر کے پہلے مصرع میں تفعیل۔۱ کو اور دوسرے میں تفعیل۔۳ کو باندھنا جائز ہے۔ علیٰ ہٰذ القیاس۔

(۵) فاعلاتُن ؛ فاعِلُن ؛ فَعِلان

(۶) فاعلاتُن ؛ فاعِلُن

(۷) فَعِلاتُن ؛ فاعلان ؛ فَعِلاتُن ؛ فاعلان

(۸) فاعلاتُن ؛ فاعِلُن ؛ فاعلاتُن

(۹) فاعلاتُ ؛ فاعِلُن ؛ فاعلاتُ ؛ فاعِلُن

(۱۰) فاعلاتُ ؛ فاعِلُن ؛ فاعلاتُ ؛ فاعلان

(۱۱) فاعلاتُ ؛ فاعلان

(۱۲) فا ع لاتُن ؛ فا عِ لُن ؛ فا عِ لُن

(۱۳) فا ع لاتُن ؛ فا عِ لُن ؛ فا ع لان

(۱۴) فا ع لاتُن ؛ فا عِ لُن ؛ فَ عِ لُن

(۱۵) فا ع لاتُن ؛ فا عِ لُن ؛ فَ ع لُن

(۱۶) فا ع لاتُن ؛ فا عِ لُن ؛ فَ عِ لان

(۱۷) فا ع لاتُن ؛ فا عِ لُن ؛ فَ ع لان

حاشیہ: تفاعیل نمبر۔۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷ کا اجتماع کسی بھی ترتیب سے شعر کے دونوں مصرعوں میں جائز ہے۔اس اجتماع کی مثال اوپر دی جاسکتی ہے۔اسی پر اِن تفاعیل کو قیاس کیا جاسکتا ہے۔

مدید۔۴: بحر مدید کے اشعار کی تقطیع

حال دونوں کا ہے غیر ہجر کے صدمے سے اب

حاَل دونو؛ کاہِ غیر؛ ؛ہج رَ کے صد؛ مے سِ اَب

فا ع لاتُن فا ع لان فا ع لاتُن فا عِ لُن

جھیلتے ہیں سختیاں ہم یہاں اور تم وہاں

جے لَ تے ہے؛ سَخ تِ یا ؛ ہَم یَ ہا اُر؛ تُم وَ ہا

فا ع لاتُن فا عِ لُن فا ع لاتُن فا عِ لُن

(لاا علم)

کس کا لطفِ بے کراں کار فرما ہو گیا

کِس کَ لُطفے؛ بے کَ را؛ کا رَ فَرما؛ ہو گَ یا

فا علاتُن فا عِلُن فا علاتُن فا عِلُن

ذرہ صحرا ہو گیا، قطرہ دَریا ہو گیا

ذَر رَ صَح را: ہو گَ یا؛ قَط رَ دَریا؛ ہو گَ یا

فا علاتُن فا عِلُن فا علاتُن فا عِلُن

(آغا صادقؔ)

اَور تو باتیں بری چھوڑ دیں سب خیر سے

اَو رَ تو با؛ تے بُ ری؛ چو ڑَ دی سب؛ خے رَ سے

فا علاتُن فا عِلُن فا علاتُن فا عِلُن

پر نہ اُس کوچے کی باز آیا اب تک سیر سے

پَر نُ اُس کو؛ چے کِ با؛زا یَ اَب تک؛ سَے رَ سے

فا علاتُن فا عِلُن فا علاتُن فا عِلُن

(قدیرؔ)

ہجر میں یہ حال ہے زیست کی صورت نہیں

ہج رَ مے یہ؛ حا لَ ہے؛ زِی سَ کی صو؛رَت نَ ہی

فا علاتُن فا عِلُن فا علاتُن فا عِلُن

آؤ اب جانی ہمیں طاقت فرقت نہیں

اا ءُ اَب جا ؛ نی ہَ مے ؛ طاقَ تے فُر ؛ قَت نَ ہی

فا ءلاتُن فا ءِلُن فا ءلاتُن فا ءِلُن

(صفیؔ لکھنوی)

خاک میں مل کر ہوئے برباد

خا کَ مے مل؛ کر ہ ُ ئے؛ بَر با د

فا ءلاتُن فا ءِلُن فَعلان

دل لگانے کی ملی کیا داد

دِل لَ گانے ؛ کی مِ لی ؛ کا دا د

فا ءلاتُن فا ءِلُن فَعلان

(لاعلم)

درد کی حالت مری

دَردَ کی حا ؛ لَت مِ ری

فا ءلاتُن فا ءِلُن

کہہ دو جا کے یار سے

کہ دو جا کے ؛ یارَ سے

فا ءلاتُن فا ءِلُن

رات بھر پڑکا کیا

را تَ بَر ٹَپ؛ کا کِ یا
فا عِلاتُن فا عِلُن

سر تری دیوار سے
سَر تِ رِی دِی ؛ وا رَسے
فا عِلاتُن فا عِلُن

پوچھتے ہو حال کیا
پوچَ تے ہو ؛ حا لَ کا
فا عِلاتُن فا عِلُن

عاشق بیمار سے
عاشِ قے بی ؛ ما رَ سے
فا عِلاتُن فا عِلُن

(نجم الغنی نجمیؔ)

قربتیں اچھی لگیں، فاصلے اچھے لگے
قربَ تے اَچ؛ چی لَ گی؛ فا صِ لے اَچ؛ چے لَ گے
فا عِلاتُن فا عِلُن فا عِلاتُن فَا عِلُن

زندگی تیرے سبھی ذائقے اچھے لگے
زِن دَ گی تے؛ رےسَ بی؛ ذا ءِ قے اَچ؛ چے لَ گے
فا عِلاتُن فا عِلُن فا عِلاتُن فَا عِلُن

روبرو بھائے نہیں جو ہمیں آغا نثارؔ

رُو بَ رُو با ؛ ئے نَ ہی ؛ جو ہ مے اا ؛ غا نِ ثار
فا علاتُن فا عِلُن فا علاتُن فَا علان
چلمنوں سے وہ مگر جھانکتے اچھے لگے
چل مَ نو سے؛ وُ مَ گَر ؛ جا کَ تے اَچ؛ چے ل گے
فا علاتُن فا عِلُن فا علاتُن فا عِلُن
(آغا نثارؔ)

کتنی دلفریب ہے، کتنی بے مثال ہے
کِت نِ دِل فَ:رے بَ ہے؛ کِت نِ بے مِ؛ ثا ل ہے
فا علاتُ فا عِلُن فا علاتُ فا عِلُن
زندگی بھی آپ کے گیسوؤں کا جال ہے
زِن دَ گی بِ؛ اا پَ کی؛ گے سُ وَ کَ؛ جا لَ ہے
فا علاتُ فا عِلُن فا علاتُ فا عِلُن
(عبدالحمید عدمؔ)

کھو کے دل مرا تمھیں ناحق انفعال ہے
کو کِ دِل مِ؛ رَا تُ مے ؛ نا حَ قِن فِ؛ عا لَ ہے
فا علاتُ فا عِلُن فا علاتُ فا عِلُن
جب مجھے نہیں ملال، تم کو کیوں ملال ہے

جَب مُ جے نَ؛ ہی مَ لال؛ تُم کُ و کو مَ؛ لا لَ ہے
فا ءلاتُ فا ءلان فا ءلاتُ فا ءِلُن

یہ بھی آپ کی ہے چیز، وہ بھی آپ کا ہے مال
یہ بِ اا پَ؛ کی ہِ چی ز؛ وہ بِ اا پَ؛ کا ہِ مال
فا ءلاتُ فا ءلان فا ءلاتُ فا ءلان

جان بھی ہے کوئی چیز، دل بھی کوئی مال ہے
جا نَ بی ہِ؛ کو ءِ چی ز؛ دِل بِ کو ءِ؛ ما لَ ہے
فا ءلاتُ فا ءلان فا ءلاتُ فا ءِلُن

(مداحؔ پھپھوندوی)

ــــــــــــــــــــــــــ

پہلوئے زوال ہوں، معنئ کمال میں
پَہ لُ ئے زَ؛ وا لَ ہو؛ مَع نِ کَ؛ ما لَ مے
فا ءلاتُ فا ءِلُن فا ءلاتُ فا ءِلُن

میں ہوں حدِّ امتیاز، جلوۂ جمال میں
مے ہُ حَد دِ؛ اِم تِ یاز؛ جل وَ ئے جَ؛ ما لَ مے
فا ءلاتُ فا ءلان فا ءلاتُ فا ءِلُن

(فانیؔ بدایونی)

ــــــــــــــــــــــــــ

یہ جو ہم کبھی کبھی سوچتے ہیں رات کو
یہ جُ ہم کَ؛ بی کَ بی؛ سوچ تے ہِ؛ را تَ کو
فا ءلاتُ فا ءِلُن فا ءلاتُ فا ءِلُن

رات کیا سمجھ سکے اِن معاملات کو

راتَ کاسَ؛ مَجَ سَ کے؛ اِن مُ عا مَ ؛ لا تَ کو

فا ءلاتُ فا ءِلُن فا ءلاتُ فا ءِلُن

(محبوب خزاںؔ)

آپ کے سلوک پر تو تھا مدارِ زندگی

اا پَ کے سُ؛ لو کَ پر؛ تا مَ دا رِ ؛ زِن دَ گی

فا ءلاتُ فا ءِلُن فا ءلاتُ فا ءِلُن

آپ بھی بدل گئے واقعی کمال ہے

اا پَ بی بَ؛ دَل گَ ئے؛ واق عی کَ؛ مال ہے

فا ءلاتُ فا ءِلُن فا ءلاتُ فا ءِلُن

(عبدالحمید عدمؔ)

میں عجیب رِند تھا ہوش سے بہ بچ سکا

مے عَ جی بَ؛ رِن دَ تا؛ ہوش سے نَ؛ بَچ سَ کا

فا ءلاتُ فا ءِلُن فا ءلاتُ فا ءِلُن

بےخودی میں بھی رہا امتیاز بیش و کم

بے خُ دی مِ؛ بی رَ ہا؛ اِم تِ یا زِ؛ بے شُ کم

فا ءلاتُ فا ءِلُن فا ءلاتُ فا ءِلُن

(بہزادؔ لکھنوی)

غیر میرا حالِ غم پوچھتے رہے مگر

غے رَ مے رَ؛حا لِ غم؛ پوچ تے رَ؛ہے مَ گر

فا علاتُ فا عِلُن فا علاتُ فا عِلُن

دوستوں کی بات ہے، دُشمنوں سے کیا کہوں

دوس تو کِ؛با تَ ہے؛دُش مَ نوس؛ کا کَ ہو

فا علاتُ فا عِلُن فا علاتُ فا عِلُن

(نشورؔ واحدی)

یوں ہی اتنی برہمی

یو ہِ اِت نِ ؛ بَر ہَ می

فا علاتُ فا عِلُن

میں نے کچھ کہا بھی ہے

مے نِ کُچ کَ ؛ ہا بِ ہے

فا علاتُ فا عِلُن

اب بغیرِ دوستی

اَب بَ غے رِ؛دوس تی

فا علاتُ فا عِلُن

کوئی راستہ بھی ہے

کوءِ راس؛ تہ بِ ہے

فا علاتُ فا عِلُن

(عبدالحمید عدمؔ)

غم ہے یاخوشی ہے تو

غم ہَ یا خُ؛ شی ہِ تو

فا ءلاتُ فا ءِلُن

میری زندگی ہے تو

مے رِ زِن دَ ؛ گی ہِ تو

فا ءلاتُ فا ءِلُن

میں خزاں کی شام ہوں

مے خِ زا کِ ؛ شام َہو

فا ءلاتُ فا ءلان

رُت بہار کی ہے تو

رُت بَ ہارَ ؛ کی ہَ تو

فا ءلاتُ فا ءلان

(ناصؔر کاظمی)

خاک میں مل کر ہوئے برباد

خاکَ مے مل؛ کر ہُ ئے؛ بر باد

فا ءلاتُن فا ءِلُن فَعلان

دل لگانے کی ملی کیا داد

دِل لَ گانے ؛ کی مِ لی ؛ کا داد

فا ءلاتُن فا ءِلُن فَعلان

(لاعلم)

میں تو اپنی رائے کا انکشاف کر چکا

مے تُ اَپ نِ؛ را ءِ کا؛ اِن کِ شافَ؛ کَر چُ کا

فا ءلاتُ فا ءِلُن فا ءلاتُ فا ءِلُن

اصل مسئلہ تو اَب آپ کا خیال ہے

اَص لَ مَس ءَ؛ لہ تُ اَب ؛ اا پَ کاخَ؛ یا لَ ہے

فا ءلاتُ فا ءِلُن فا ءلاتُ فا ءِلُن

(عبدالحمید عدمؔ)

ایک جان سو عذاب، ایک دل ہزار غم

اے کَ جانَ؛ سوعَ ذاب؛ اے کَ دِل ہَ؛ زا رَ غم

فا ءلاتُ فا ءلان فا ءلاتُ فا ءِلُن

سچ یہ ہے کہ ہجر میں زندگی وبال ہے

سَچ یِ ہے کِ؛ زِن دَ گی؛ ہج رَ مے وَ؛ با لَ ہے

فا ءلاتُ فا ءِلُن فا ءلاتُ فا ءِلُن

(مداحؔ پھپھوندوی)

بیخودی کدھر گیا وہ حجاب اضطراب

بے خُ دی کِ؛ دَر گَ یا؛ وہ حِ جابِ؛ اِض طِ طراب

فا ءلاتُ فا ءِلُن فا ءلاتُ فا ءلان

کیا ہوا جو فرق تھا ہجر اور وِصال میں

کا ہُ وا جُ ؛ فرقَ تا ؛ ہج رَ اُر وِ ؛ صالَ مے

فا ءلاتُ فا ءِلُن فا ءلاتُ فا ءلان

(فانؔی بدایونی)

ــــــــــــــــــ

آرزو ہے زندگی

اا رَ زو ہِ؛ زِن دَ گی

فا ءلاتُ فا ءِلُن

ہاۓ ہو ہے زندگی

ہا ئُ ہو ہِ؛ زِن دَ گی

فا ءلاتُ فا ءِلُن

روح شادماں رہے

رُو حَ شا دَ؛ ما رَ ہے

فا ءلاتُ فا ءِلُن

آرزو جواں رہے

اا رَ زو جَ ؛ وا رَ ہے

فا ءلاتُ فا ءِلُن

(عبدالمجید بھٹی)

ــــــــــــــــــــــــ

فتنہ برپا ہو گیا

فِت نَ :بَر پا ؛ ہو گَ یا
فا ءِلاتُن فا ءِلُن

یار کی رفتار سے
یا رَ کی رَف؛ تا رَ سے
فا ءِلاتُن فا ءِلُن
(نجم الغنی نجمیؔ)

بحرطویل

طویل۔۱: تفعیل

بحرطویل اُردو کی اُن بحروں میں سے ایک ہے جو نہایت ہی کم استعمال کی گئی ہیں۔اس کی تفعیل درجِ ذیل ہے:

فَ عو لُن؛ مُفا عی لُن؛ فَ عو لُن؛ مُفا عی لُن

طویل۔۲: بحرطویل کے زحافات

اِس بحر کے دَرجِ ذیل نو(۹) زِحافات ہیں۔

(۱) فَ عو لُ (۲) فَ عِ لُن (۳) فَ ع لُن (۴) فَعَل (۵) مُفا ءِ لُن (۶) فَ ع و لُن

(۷) فَ ع و لان (۸) مُفاعیلُ (۹) مُفا عی لان

طویل۔۳: تفاعیل

نیچے بحر طویل کی متعدد تفاعیل دی جا رہی ہیں۔اس تعداد کے مدنظر یہ خیال ہو سکتا ہے کہ اس بحر میں کافی غزلیں ہونی چاہئیں لیکن تلاش کیجئے تو بہت ہی کم غزلیں نظر آتی ہیں۔ایک وجہ اس قلت

کلام کی یہ ہے کہ ان تفاعیل کی بنیاد پر جو نقشے بنتے ہیں وہ دوسری بحروں سے مکمل مطابقت رکھتے ہیں اور انھیں بحر طویل میں شمار کرنے کے بجائے اِن دوسری بحروں میں شمار کیا گیا ہے۔ یہاں اِس بحر کی بہت سی تفاعیل اتمام بحث کے طور پر پیش کی جاتی ہیں۔

(۱) فَعو لُن ؛ مُفاعیلُن ؛ فَعو لُن ؛ مُفاعیلُن

(۲) فَعو لُن ؛ مُفاعیلن ؛ فَعو لُن ؛ مُفاعِلُن

(۳) فَعو لُن ؛ مُفاعِلُن ؛ فَعو لُن ؛ مُفاعِلُن

طویل۔۴: بحر طویل کے اشعار کی تقطیع

مجھے علم ہے جاناں اِن اسرار پرچیں کا

مُ جے عِل ؛ مَ ہے جانا : اِنَس را ؛ رِ پرچی کا

فَعو لُن مُفاعیلُن فَعو لُن مُفاعیلُن

کہ یہ ایک پردہ ہیں ترے عشق رنگیں کا

کِ یہ اِے؛ ک پردہ ہے؛ تِ رے عِش ؛ قِ رِن گی کا

فَعو لُن مُفاعیلُن فَعو لُن مُفاعیلُن

(عبدالعزیز خالدؔ)

تمھاری جدائی میں لبوں پر دم آیا ہے

تُ ما ری؛ جُ دا ئی مے لَبو پر؛ دَ ما یا ہے

فَعو لُن مُفاعیلُن فَعو لُن مُفاعیلُن

کوئی تنگ جی سے یوں مسیحا کم آیا ہے

کُ ئی تن؛ گَ جی سے یوٖ؛ مَ سی حا؛ ک ما یا ہے

فَ عو لُن مُفا عیٖ لُن فَ عو لُن مُفا عیٖ لُن

(صفؔی امروہوی)

نہ کر تو جفا کاری ،نہ کر تو یہ عیّاری

نَ کر تو؛ جَ فا کا ری؛ نَ کر تو؛ یِ عَی یا ری

فَ عو لُن مُفا عیٖ لُن فَ عو لُن مُفا عیٖ لُن

خدا سُن سبھی میں ہے، خُدا سُن سبھی میں ہے

خُ دا سن بھَ بی مے ہے؛ خُ دا سن بھَ بی مے ہے

فَ عو لُن مُفا عیٖ لُن فَ عو لُن مُفا عیٖ لُن

(کنھیالال)

محبت رقیبوں سے ، عداوت نسیمؔ سے

مُ حب بَت؛ رَقی بُ سے؛ عَ دا وَت؛ نَ سی مَ سے

فَ عو لُن مُفا عِ لُن فَ عو لُن مُفا عِ لُن

کسی پر عنایتیں ، کسی پر یہ شدّتیں

کِ سی پر؛ عِ نا یَ تے؛ کِ سی پر؛ یِ شِد دَ تے

فَ عو لُن مُفا عِ لُن فَ عو لُن مُفا عِ لُن

(نسیمؔ لکھنوی)

بحر مشاکل

مشاکل۔۱: تفعیل

بحر مشاکل اُردو میں مسدس الاصل ہے۔اس کی تفعیل حسب ذیل ہے:

فا علاتُن ؛ مُفا عیلُن ؛ مُفا عیلُن

مشاکل۔۲: زحافات

بحر مشاکل کے مبلغ تین (۳) زحافات ہیں:

(۱) فا علاتُ (۲) مُفا عیلُ (۳) فَع و لُن

مشاکل۔۳: بحر مشاکل کی تفاعیل

(۱) فا علاتُ مُفا عیلُ فا علاتُ فَع و لُن

(۲) فا علاتُ مُفا عیلُ فا علاتُ فَع ولان

(۳) فا علاتُن مُفا عیلُن مُفا عیلُن

(۴) فا علاتُ مُفا عِیلُ فَع و لُن

(۵) فا علاتُ مُفا عِیلُ فَع ولان

مشاکل۔۴: بحر مشاکل کے اشعار کی تقطیع

بار غم کو اٹھانا ہے برا آہ

با رِ غم کُ؛ اُ ٹانا ہِ؛ بُ رَا اٰاہ

فاعلاتُ مُفاعیلُ فَع ولان

داغ ہجر کو کھانا ہے بُرا آہ

دا غِ ہج رَ؛ کُ کانا ہِ؛ بُ رَا اٰاہ

فا ءلاتُ مُفاعِلُ فَعولان

(آغا صادقؔ)

____

دردِ دل کی کرے ہائے دوا کون

دَر دِدِل کِ؛ کَ رے ہا ءِ؛ دَ وَا کون

فا ءلاتُ مُفاعِلُ فَعولان

چارہ گر ہے بنا تیرے سوا کون

چا رَ گر ہِ؛ بِ نا تے رِ؛ سِ وَا کون

فا ءلاتُ مُفاعِلُ فَعولان

(لاعلم)

____